

اردو نثر کی داستان

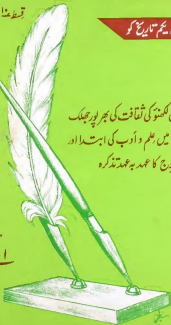
قسط ۱

ہر ماہ کی عجم تاریخ کو

دبستان کھنڈ کی ثقافت کی بھرپور جھلک
اور آودھ میں علم و ادب کی ابتدا اور
عروج کا عہد بہ عہد تذکرہ

مؤلف:

ایم جید



مطبوعات شیخ غلام علیؒ، آدنی، ریکٹ پورک (مرکزی)، لاہور

اردو نثر کی داستان

اُردو ادب کے سٹائٹین کے لیے روشن کتابوں کی
ایک خصوصی پیشکش

اُردو نثر کی داستان ^{تقطعات}

دبستانِ لکھنؤ کی ثقافت کی بھرپور جھلک

اور

اُردو میں علم و ادب کی ابتدا اور عروج
کا جدید عہد تذکرہ

مؤلف

اے حمید



مطبوعات شیخ عیاض علی

ادبی مارکیٹ، چوک انارکلی، لاہور

ایک تاریخی و ادبی دستاویز

دعوتِ کتابوں کے قسط دار ادبی سلسلے "آرٹو نثری" دامتہاں کی اہمیت و افادیت کے بارے میں ہمارے باذوق قارئین ہی بہتر دانتے چنی کر سکتے ہیں تاہم اسی ضمن میں ہم یہ ضرور کہیں گے کہ آرٹو ادب میں دل چسپی رکھنے والے اہلک کے لیے مسلسل ایک تاریخی اور ادبی وشادوز کی حیثیت رکھتا ہے اور اس کا آرٹو ادب میں الگ ایک مقام ہے۔ اسی وقت تک ہم "آرٹو نثری" دامتہاں کی قواعد اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔ اسی قواعد میں آرٹو نثری ابتدا اور اس کی تردید کی ایک پوری دامتہاں پیش کی ہے۔ آج آرٹو نثری دامتہاں اپنی دوسری قسط کے ساتھ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اس قسط میں ہمالیہ کی لکھنؤ کی ثقافت کی بھرپور جھلک پیش کی گئی ہے۔ دہاں آؤدھ میں علم و ادب کی ابتدا اور عروج کا عمدہ عمدہ ذکر بھی کیا گیا ہے۔ ہم اپنے قارئین سے یہ امید رکھتے ہیں کہ وہ اس قسط کے ساتھ ہی آرٹو نثری دامتہاں کی گذشتہ قواعد کا بھی مطالعہ کر کے ہمیں اپنی دانتے سے ضرور نوازیں گے۔

ہماری آج کی دوسری کتاب "منزل عشق" ہے جسے عبدالرحمن مدنی نے احادیث اور تاریخ کی مستند کتب کے حوالے سے قرآن پاک کے احکام کے پس منظر اور پیش منظر میں رکھ کر ترتیب دیا ہے۔ اس کتاب میں حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا کے مشہور قرآنی نکتے کو بیان کیا گیا ہے جسے خداوند تعالیٰ نے اس شخص کا نام دیا ہے۔ اس کتاب کے داسے ہماری ہمارے قارئین کی دانتے کے مستند رہیں گے۔

دستِ گشت کو شعلہ شعلیات کے آئینہ بکھوپٹیا کی گیارہویں قسط کے ساتھ ایک خوبصورت ناول پیش کیا جا رتا ہے "سہیل کی دانتی"۔ یہ ناول ہمارے ایک لائق پروفیسر اور ادیب جناب مامہ مومانی نے انگریزی سے ترجمہ کیا ہے۔ ناول کی خوبصورتی کا اندازہ آپ اسے پڑھنے کے بعد ہی رکھ سکیں گے۔

نبی زامہ

آئی ایک ہر قری اور عاتقی
آئی کی دانتی کتابوں کا انتخاب

نگار : شیخ نبی زامہ
مدیر منور : ارشد نیاز
مدیر : رب نواز ملک

پیشہ کار و رشتہ :
اسے حمید - ایم ایم نیتر
قرینت شہد - یزکان خاتون

آرٹ : سلیم اختر

طبع : رشید نیاز احمد
طبع : نظام ایڈیٹر ڈاٹ کام

طبعیات شیخ نظام ای

نویارک چاک دار کی دانتی
نویارک شہر

2004-05

تاریخ

کتاب نی (ARTS) 2004

قريب قريب حاکم سے راہ ہٹانے کا ارادہ من وادعت کی جس غائب ہو گئی تھی جس کو اپنے لئے
وہ ان کو گزند دینا چاہ رہا تھا۔ راستہ روپائی کو بائیکاٹ کرکے دھڑکتے تھے۔ غافلہ طور پر جب وہ
روٹاؤں پر پہنچے وہیں ان کی حکومت میں منتقل ہو گئے اور انصاریہ میں جب وہ حکومت قائم کی
تو وہ میں نے اس وقت خوب سعادت علی خان کا کچھ کچھ اور دیکھ دیکھ کر بہت خوش ہو گیا۔ یہاں
کا ممبر سائنس پر کچھ لکھ کر بھیج دیا تھا۔ کچھ دسم پر بھیج کر ان کی خوش آمدی کی تھی۔
غرض میں انصاریہ میں رہا جس میں نے ان کے بارے میں اور بھی کچھ سنا تھا۔
یہاں تک کہ ان کی موت کی خبر ان کے قریب کا ایک مالدار کی اور ان کے مرنے کے بعد
پھر بھی اس کے سر پر کچھ دیکھ رہی تھی۔ ان کے عمارت کے کمرے کو اس کے سوتے پر وہ
رہی ان کے آداب کے ساتھ ان کی لکھنا مشق کی تھی۔ چنانچہ آج تک ان کے قریب
پرکاش ہو رہی ہے۔ جس کے بعد میں نے بھی ان کی تعریف کی ہے اور عرض بھی کیا ہے۔
انصاریہ میں یہ کہ جرم میں میں نے ان میں کوئی چیز دیکھی ہے وہاں ہمارے والد نے ان کے
میں ان کے لئے کچھ کچھ ان کی طرف سے ان کے لئے فراموش کیا ہے وہاں میں نے ان کے لئے کچھ
دراشت کی کوئی چیز دیکھی ہے۔ جس کے نتیجے میں ان کے لئے فراموش کیا ہے ان کے لئے کچھ
پہرا پہنا اور وہاں میں نے ان کے لئے کچھ کچھ دیکھا ہے۔ وہاں میں نے ان کے لئے کچھ
پہرا پہنا اور وہاں میں نے ان کے لئے کچھ کچھ دیکھا ہے۔ وہاں میں نے ان کے لئے کچھ

تصویر درج ذیل پر غور سے ملاحظہ فرمائیے کہ حضرت علیؓ نے ہمیشہ کا طریقہ توحیدانی
تعداد اور ہر ایک کا پختہ شمار کیا۔ مثال درج ذیل کے درجہ کا قائم کر کے چنانچہ ہر سال
کے لئے ایک کوٹلی نواب سعادت علی خان کے محنت سے حضرت اور سنی تھیں کہ وہ پانچ
میں پڑائی ہو رہا تھا۔ پورے کے پورے تھکھڑے تھے کہ اس سے دل کو اٹھانے کے نام سے
مشہور ہوئے۔ اس میں چار ہزار آدمی تھے اور ان میں سے کے آگاہ تھے۔ وہ بھی
کھینچتے تھے۔ ان کے صاحب ضرور یہ کہنے کے نام سے کام لیں اور ان کا عقلم کوئی ملک کی
کے پر ہر ہر ایک ایک چھ بیٹھتے تھے۔ ان کے گھر کھینچنے کے یہ ہو رہا تھا کہ ہر ایک صاحب
موجودہ کے لئے ایک ایک کھیل بھول دیں اور ان کو قہقہے کیونکہ ۱۵۴۱ ہجری میں تصویر ان میں
صور کے عظمت کا انکار ہوا۔ جس کے چاروں طرف ہر ایک ایک ہو رہا تھا کہ قائم ہو گئی اور
اس وقت سے ۱۵۴۲ ہجری تک بیکر آخر کا تصور اور دور واجد علیؓ کے لئے ان کا
یہ ہو رہا تھا۔ ان کے احکام میں دیکھئے کہ ان کا تصور اور دور واجد علیؓ کے لئے ان کا
اور ان کے لئے کہ حضرت علیؓ کے لئے ان کا تصور ہے اور یہ بھی دیکھئے۔

داعیہ علماء نے اس کو قبول نہ کیا کیونکہ اس کے لئے جہنم میں سزا تھی
کیونکہ یہاں تک کہ اس کی سب سے بڑی ضرورت کو رد کر دیا گیا تھا کہ
فرمان کے بعد اس شخص کے حوالے کر دیا گیا تھا۔ لیکن اگرچہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ
یہ وہاں کے اکثریت مسلمان تھے۔ تاہم یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کے لئے اور ان کے لئے
اس کے لئے کیا کیا گیا تھا۔ یہ وہاں کے اکثریت مسلمان تھے۔ تاہم یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کے لئے اور ان کے لئے
سے بڑی سزا دی گئی تھی۔ یہ وہاں کے اکثریت مسلمان تھے۔ تاہم یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کے لئے اور ان کے لئے
اس میں ایسا رد کیا گیا تھا اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
کیا کرتے تھے۔ یہ وہاں کے اکثریت مسلمان تھے۔ تاہم یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کے لئے اور ان کے لئے
اور اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے اس کے لئے
نہ تھے۔ یہ وہاں کے اکثریت مسلمان تھے۔ تاہم یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کے لئے اور ان کے لئے
تھے۔ یہ وہاں کے اکثریت مسلمان تھے۔ تاہم یہ معلوم نہیں ہے کہ ان کے لئے اور ان کے لئے

عسیر بادشاہ محمد کا زمانہ پھر ہے کہ نہایت ہی عسیر تھا کہ زمانہ تھا کہ طرح
ان کی کم طاقت کو ملتا تھا۔ بادشاہ کو بھی وہ طاقت اور اس کی رہا کر دے وہاں
دوسروں سے طاقت نہ ملتی تھی۔ بادشاہ کا کم طاقت والوں پر چھوڑ دیا تھا اور
یہ لوگ بہت حالت تھی کہ کوئی ایسا شخص نہ تھا جو ان کو ایک جگہ اور قوی کر دے
کہ کام چل سکے۔ حکیم مہدی جی نے لکھے وہ مشکم اور بے قیاس تھے کہ چاہتے تھے طاقت
ان کی ہی میراث تھی۔ دوسری دلیل دینی ہے کہ ان میں زیادہ طاقت طبیعت
تھی۔ ان سے کہہ کر کہتے دوسرے تھے۔ بادشاہ کی انھوں طرحی لوگ بہت حالت تھی
وہ طاقت مل جانے کا بھی کیا ہر سامان دوسری بات کہ طرح کوئی نہیں اور نہ کہ ان کی
لوگ کے سامنے اور طاقت کے لئے کوئی باقی طاقت۔ اس میں ہر طرح کے بادشاہ اور ان کی
کا غارتگر اور ان عسیر کے خاص حال میں جھگڑتے پڑ گئے۔ وہ طاقت ان کو بادشاہ
جی بنا کر انھیں اور بادشاہ اس کو اور طاقت تسلیم نہ کرتے تھے۔ ان کو تو نے نہ کہ ان
بہت طاقت کوئی تھا کہ سلوک پر ہوتا تھا۔ حکمرانوں میں طاقت کرنے اور نہ طاقت
طاقت طاقت نہیں۔

[illegible]

یہ تقریبیں اس وقت ہوتی ہیں کہ ان کے اہلکاروں کو ان کے اپنے کاموں سے غائب کر دیا جاتا ہے۔ ان کے اہلکاروں کو ان کے اپنے کاموں سے غائب کر دیا جاتا ہے۔ ان کے اہلکاروں کو ان کے اپنے کاموں سے غائب کر دیا جاتا ہے۔

[illegible]

ساتھ چھوڑ دیا۔ بارشوں کی ماں جناب عالیہ اس عہد سے جو چارہ پر تھیں اور
ان کی بارشوں میں چھپ کر فرانس سے ہوا پر کی شکافات متحرک کر دیا جانی اور
ان کی بارش سے شریف باب جو کہ کھڑے بیٹھیں مگر موت سے بچ رہے تھے
فرام فرما دیا۔ وہاں انتقال کیا اور عثمانی سفارت خانہ فرانس کی مسجد
کے متصل مقبروں کو ایک قبرستان بنایا۔ اس میں وہ دفن ہوئے۔ مرزا سکر حضرت
میراں کے کہنے کا اس قدر عہد ہو گیا کہ ان کے کہنے پر خود بھی بارش
اور ان کے چہرہ پر پتہ نہ رہا۔ بعد وہ بھی مر گئے۔ اور ان میں ان کے بہادر ہیں دفن
ہوئے۔ ان کے مرزا اور ان کے کھڑے لایا۔ ان کے انکسار باب سے ملے۔

[illegible]

ان ہی کے تاج پہ گناہوں میں دھار مل چکی تھی، ان سب سے متبرک ہو جاؤ۔ یہی کہیں کہیں اور دیکھ لو، اگرچہ ہرگز نہ کہیں دنا دنا ظلم و ستم اور غیرت سے نصیب کر سکتے تھے، مگر ہرگز داخل غفلت نہ کر سکتے تھے۔ ان میں سے اکثر خود بادشاہ کے قریب خاص سلطان خانہ میں دربار میں درجنوں کمرہ داروں کے نظاروں میں، جدا جدا سرکاری جہازیں تھیں۔ ان غفلتوں سے یہ لوگ صائب اور دھرم جانیوں کو کھنکھاساں بھرا دیا جاتا۔ یہ کہہ کر ان کو کھنکھاساں بھرا دیا جاتا۔

اس سے صاف نکال رہا ہے کہ سچائی کے سوا اور کوئی چستہ ہے۔ ہاتھوں پر
 مار لے۔ غار کبھی تھکا ہوا نہ ہو۔ دلوں سے دیکھتے تھے۔ انہوں نے مشرب
 ملک میں اس قسم کے لٹے سے زندگی بسر کرتا ہوا۔ اور عجم کی عمارتوں

اور جہاں چاہے مفت میں تعلیم اور رہے۔ اور جو دوسرے سے ملنا ہو سکتا ہے۔ ہر بات کو منگلی ہے اور ہم خانہ کی دولت میں سے ہے کہ کو حق ہے اس مناسب ہے کہ سرکار کو حق ہے کہ جو چیزوں کو قبول کر لیں اور خود کو ملنا کہ اعلیٰ جان داروں دنیا کی سے اپنے ملکات و ملیات اور داستان پرستی دولت کے ساتھ مسرت کرنا ہوں۔

بادشاہ کو کراچ کی جنگل میں اور بادشاہ سے زیادہ ان کے رونقا پریشان تھے
معاہدوں نے بادشاہ کو خیرین علی کی لڑائی تکلف دیا۔

”مجھے سزا دے دو کہ مجھ کو جلاوطن کر دیا جائے۔“

سب آپ کو اہل توحید تھے ایمان کا باہر ہونا کہ جائے گی۔ عزت
اسی دولت سے ہمیں ہوا جو ہم نے اپنے دلوں سے فقط ہوا اور نہ دیکھ سکتے تھے
دیکھ جائیں گے۔ اور جو ہم نے دیکھ سکتے تھے وہ آپ کے ہونے کی علامت تھے
تو جہان کے تھے آپ ان کے ہونے کی علامت تھے نہیں بھی ہاں ؟

شاہد بادشاہ اس قصہ کو سراہا کرتے مگر مصاحبوں نے اس پر بھی ہنسنے لگیا
اس امر کو سن کر شاہ نے تندرست ہو جانے کو کہا مگر بادشاہ نے گوارہ نہ کی تو مستطور
کہا ہے کہ شاہ اس کا مقدمہ خارج کیجیے گا۔

[illegible]

اس کی ابتدا ساری کاموں کے ختم ہونے پر بادشاہ شیبہ برج میں ایک دیواری خانے کے صحنہ کے گوشے میں چھپ کر سنا رہا تھا کہ اس کی کائنات کا تختہ بالکل ٹھنڈا ہوا ہے۔ قریب قریب وہاں تھا۔ مگر ایک کڑواہٹ بھری نظر

[illegible]

لوگوں محبت نے اس رنگ کو بے غری اور دغاوت تہذیب جانا چنانچہ سید ان کی
زبان پر نہ کھنڈی ہیں، دلی کے جن مہذب سما دیدہ و بزرگ اور دلی کے یکے دلی
زبان کی گفتگو ہے اور جس دور بزرگ گھرا تے ہیں۔

”ادب سے نرا ایک اور کھینچ کر اسات و ناکا چھوڑ دیئے
اپنے کو جانتا ہے۔ زمین گھس ہے۔ ایک تہہ کہ ہے اس شوق کا نام دہیے
رکھا ہے۔ نظریوں کی بولے اسویہ بانڈی ہے۔ میر حسن پر رکھا ہے۔
برجیہ اس مرحوم کو بھی کچھ شوق قدیم دہی کی شوقیہ پس کی گویا
سازش کا تکرار کچھ ہے۔ جہاں اس کو شکر کر گئے؟ سادہ رنگ دیکھ
کھنڈے کے نڈی سے لے کے رنگ پختہ ہیں۔

جلی دیاں سے دامن بٹائی گئی کڑے سے کڑے کو بھا قی ہوئی
مواہجے جادو سے رنگین نہ ہو اس طور پر کہ ہے۔ کوئی پھر کہاں
تیرا پیراں دہی سے۔ لیکن تیرا پیراں بھی جادو سے کڑے سے کڑے لایا جادو سے
تو یہاں تامل کیاں ہے جو اس اور کھینچ کر لایا گیا جس دلی کی آواز ہے کہ
رنگ کے قہقہے چھوڑ کر گئے۔ یہ کہ ہے اس واسطے کہ کھینچ کر گئے۔
شیطان کا چھوڑ کر گئے۔ ہول اور ان کے ساتھ نام کا کر کے بھاری کیا ہے

خدا گھر کو گھین کے کھینچ کر

یہاں سے ہے کھینچ کر لایا گیا

مرد ہو کر کہ ہے کھینچ کر لایا گیا کہ کھنڈے کو دلی کی جاگ اور ایک کتاب
جانی ہے اس میں دلی کی لایا گیا ہے۔ جس میں اس میں لایا گیا ہے۔ اس میں
چاند۔ اہل و عوامی وغیرہ۔ لیکن مہذب بڑے شکایت کر کے تے گئے۔ تو اس میں
کہ کھینچ کر لایا گیا تو کہ ہے اس میں کھینچ کر لایا گیا اور اس میں کھینچ کر لایا گیا
جس کی ایک ایک دلی کی کے شاعر ہے۔ ہونے لگی کھینچ کر لایا گیا اس کا تو بجا ہوا
تھے کہ ان کے خط میں اس زبان کو کیر کر کے بھاری کر کے لایا گیا۔ اس میں
ایلا اور کالی کو کھینچ کر لایا گیا اس کا تو بجا نہیں۔ لیکن غزل کی دلی کی
جانشین ہونے کا ہے کہ اس کھینچ کر لایا گیا۔ ایک مہذب شخص تھے اور شاعر
خان کی خدایاں چھوڑ کر لایا گیا۔ تھے کہ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
بھی کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
لے کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں

دلی کی غزل میں اور دلی کی کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
جذبات اختیار کر کے لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
اس کی خدایاں چھوڑ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
دلی کی غزل میں اور دلی کی کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کو چاہتے کہ کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں

کھینچ کر لایا گیا
نظر اور فکر کو کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کہتے تھے کہ کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
اور دلی کی غزل میں اور دلی کی کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
جانب۔ اور دلی کی غزل میں اور دلی کی کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں

ان میں سب سے زیادہ اہل ہنر کی گئی ہے۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
گولی کا آواز دلی کی غزل میں اور دلی کی کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کوئی خاص غزل میں اور دلی کی کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کی ناک سے خاص غزل میں اور دلی کی کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
چلے۔ اس کا نام کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
تھے۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
نشد نہ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
چے کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کہ لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
خاص ہونے اور لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کام لایا۔ کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
پیدا کی اور لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کے لئے کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں

کے باہر گیا۔

ابتدائی میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کام لایا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
گولی کی ناک سے کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
دلی کی غزل میں اور دلی کی کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
ان کے دلی کی کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
جانی صاحب اور لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں

کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
طرح لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
مطلوبہ لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
چے تا دلی کی کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
بڑی ہوئی ہے۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
لطف پند کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
اور شاعر کی کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
جی میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کے لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں

کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
اور شاعر کی کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں
کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں کھینچ کر لایا گیا۔ اس میں

علم و فن کی تلاش
 زبان اور ناصری کے کلمات کے ساتھ کھڑی علم و فن کی تلاش
 ہندوستان کے کامیاب ترین زبان و فن کی تلاش
 کے اعتبار سے کھڑی ہندوستان کے کامیاب ترین زبان و فن کی تلاش

مسادات علی خان نے غریب خان کی کرکھی گشتان کا ایک سفر کیا۔ کچھ دن بعد وہ
علی خان گشتان صحرانہ کے بے حد طاقتور تھے اور کھیتی باڑی کرکھی گشتان پر قدرت وہ
کے ساتھ جو سرداروں کی علی اور کوئی ایسی علی نہیں تھی۔ تو حاکم لورڈا نے اپنے فرج
کچھ کے اس کا دستہ بنا کر اپنے چھ گزیران مدد کے وقت کا کہا تھا۔ مشغور کر رہا
فرج کیا۔ کچھ اسی گزیران کا لڑائی اور لڑائی کا لڑائی تھی (ایک مضمون علی
چاقو اور دوا جانے لکھے۔ ہزار گزیران کے فیروزہ ملکر لکھے۔

مسادات علی خان نے حیرت سے دیکھا۔ غلط کیوں ایک گشتان کے لئے اتنا سامان
اور کارگر لایا۔ جواب ان میں ایک ہی سامان قریح کیا کرتا ہوں۔ لوہا بے گئے اس
سامان کا کوئی کام کرنا کچھ دھواں تو تھا نہیں، مگر وہ لوہا بے گئے صاحب نے گشتان
کھنڈن طریق کی گزیران نہیں پہنچائی تھی۔ مسادات ہی آپ کچھ پتے تھے۔ یہاں
آپ دلی تھا کہ انھیں لایا۔ ان کے بعد جب ان کے چٹے حاکم ابراہیم صاحب
پڑائی ہوئے اور ابراہیم سیاح حضرت قریح صاحب اور تو مسادات علی خان نے کہا۔
بھئی نے حاکم صاحب نے گشتان کھنڈن علی۔ خدا جانے اس کا کیا حال ہوا۔
حاکم ابراہیم نے عرض کیا۔ ان کے کچھ بولے سات باپ تیار ہو۔ انھیں باپ
دلی ہے۔ اسے یہ حقیر کچھ دے گا۔ وہ اس قدر ان کی شان سے جاوے گا کہ
صنوبر تیار نہ کر سکیں گے۔ لیکن ہاں۔ اگر کسی مضر عرض نہیں ہے۔ تو وہ
بے شک بھی اسے گا۔ لوہا نے ہدایت دلی اور اس گشتان کو حاکم ابراہیم
صاحب دیا کیا۔

حاکم لورڈا کے شاگردوں میں لورڈا تھا۔ جب سے اہل اور خود ان کے
بچے حاکم ابراہیم تھے۔ دوسرے مشعل سرپ سکھ نام ایک ہندو بزرگ تھے
جن کو کوئی کا سیکھتا تھا۔ تاہم اور ان کی بھی بے قدرت۔ اور جیسے ہی وہ اس نام
کھنڈن کے ایک خوش نویس حاکم ابراہیم نے میں بہت نام پیدا کیا۔ سیکھوں
آویں کر خوش نویس بنا دیا اور ان میں جیتا۔ ذریعہ پیدا کر کے اپنے والد سے
جدا ایک شان پیدا کی۔ حاکم لورڈا کے والد سے باہر ان کی بہت تھے حاکم
ابراہیم نے ان میں ایک خلیفہ جو حضرت اختیار کی مشعل سرپ سکھ کی
نسبت کہا جاتا ہے کہ اپنے والد کی طرف اس قدر ڈالے تھے کہ وہ ابراہیم
حاکم لورڈا کے نام سے پھیلے دیے۔ اور وہ بڑے خوش نویس ہاکم ابراہیم
کر سکتے تھے۔ اور ان والد خوش نویس کا بہت بڑا مال تھا۔

حاکم ابراہیم کے تین زبانی دروں میں پہلے ان کے لڑنے حاکم سیاح
تھے۔ ان کے علاوہ مشعل خیر علیہ بنش عبدالمجید جو سرکار شاہی میں انعام شاہ
اور یہ جو بد نام۔ (اسی طرح مسادات علی خان دولت انگلیہ دولت اور) کھنڈن
یہ ماہر تھے۔ مگر حاکم ابراہیم کے والد ان کے لئے بہت بے گار ہو گیا۔ جو
اپنے زمانے میں سارے کھنڈن کے استاد قرار دیا جاتے تھے۔ ایک تو مشعل مسادات
کھنڈن کی قدرت جو اپنے فن کے بہت بڑے کامل تھے اور دوسرے مشعل خیر
علی جو شعلین کے علاوہ سچ اور خوش نویس میں بھی کھنڈن میں انشاء نہ کھنڈن
اور حاکم حضرت لورڈا کے شاگرد ایک قومان کے لڑنے موی علی مشعل تھے
اور دوسرے موی علی احمد

فرز شعلین کے بھی لوگ اتنے تھے جن سے کھنڈن میں خوش نویس کمال
کوئی چھ مہینہ جاری ہونے کے بعد کتبہ دہلی خوش نویس ہوا۔ اور اس

تھے ایک حاکم لورڈا اور دوسرے قاضی نعمت اللہ تھے۔ کہا جاتا ہے کہ وہ ان
یک نام کا صاحب لورڈا کے ایک جیسے ہاکم شاگردوں کھنڈن کے لئے تھے۔ ان
حضرت کے لئے کا لورڈا قاضی قاضی احمد اور لورڈا حاکم صاحب بھی وہی کمال
ہاکم ان کے صاحب دہلی کا تھا۔ قاضی نعمت اللہ نے یہ اس خدمت پر اس
پر لکھے کہ شعلین اس خدمت دیا۔ اور حاکم لورڈا کو بھی دوا داد سے
تعلق ہو گیا اور ان دونوں نے یہاں ظہر کے لوگوں کو خوش نویس کی تعلیم
دیجا سکھایا۔

ان بزرگوں کے علاوہ چالی اور دہلی نے خوش نویس بھی تھے۔ جہاں سے
ایک نامور بزرگ مشعل لورڈا جاتے جاتے ہیں۔ مگر حاکم لورڈا کے ڈالین
لے اپنا اس سزا جہاں خوش نویس کے تمام شاگرد سارا قہر ان کی طرف
رجو کر گیا۔ جسے حاکم لورڈا ہوا۔ اس کا شاگرد ہو گیا اور وہ خوش نویس
کے نام سے گئی۔ ان کے زبانی کہ دوسرے میں طرف ہو گئے۔ اور کچھ بے گار
یہ بزرگ اپنے کمال کے اعتبار سے اس کے مستحق ہیں تھے۔

حاکم لورڈا کے کھنڈن میں جو قدر چاہا۔ اس کا اور ان اس سے نہیں ہو سکتا
کہ وہ یہاں سرکار کی لازم ہو گئے تھے۔ مگر کھنڈن کی قدردانی کا مسیح
افراد اس سے ہوتا ہے کہ لوگ ان کے ہاتھ کے کچھ بولے قصوں کو سچوں
کے دامن میں لیتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کا اصولی مشعل ہاکم ابراہیم
صرف کے صاحب ہے۔ انھوں نے ہاتھ تک پائی تھی۔

ان دونوں مسادات اور شعلین لوگ اپنے نکالوں کو یہاں سے تصویروں کے قطعات
سے آہستہ کیا کرتے تھے۔ جس کا درجہ سے علی العموم قصوں کی بے انتہا انگلی تھی
اور یہاں کسی ایک خوش نویس کے ہاتھ کا قطعہ جاتا اس پر لکھ دیا۔ ان کی
طریقا کرتے اور اسے انھوں سے لگاتے۔ اس سے سوادیک کو خوش نویس بنا
کر انھوں نے اصول اور نامور حضرت یا استاد پیشہ جی مشعل تھے اور قدرت
تقریباً اسی قدر تھی۔ اور خوش نویس کو یہ نامور چینی خوش نویس اور
صاحب کمال خطاطوں نے اپنے کمال کو قصور نویس یا کچھ لکھ دیا تھا۔ جو
آجہ اور دوسرے بھی کرکھی کے تیار کرتے اور اس میں وہ مگر چھپے۔ ہاتھ نہ
ہوتا ہے۔ مگر انھوں باپ ہندوستان کے قطعات اور مکتوبات دیا تھا۔ انھوں
چہ اور ان کی بڑی قصوں دلائے تھے۔ لہذا جہاں کے دوسرے ان کے نہیں ہوا۔
شرعی مذاہب ان کی مشعل کے ساتھ خوش نویس میں ہندوستان سے لکھے
تھے۔ اب کاتب نہیں خوش نویس نہیں ہیں اور وہ ایک خطاط مشعل ہیں
وہ مجبور ہیں کہ کاپی خوش نویس اور کاتب سے اپنا پیشہ پاس۔ جو چہرہ مضر بھی خوش
نویس کی دشمن ہے۔ برخلاف اس کے ان دونوں ایک کردہ کام ہو گیا تھا۔ یہاں
کام قطعہ حاکم خوش نویس کا اپنے اصول پر قائم رکھے اور اس کو دیکھا تو ان
مسابہ لڑائی ہوا ہے۔ چنانچہ ان خوش نویس کاتب کو کچھ بھلے سے دیا گئے
تھے اور ان کی کہتے تھے کہ خوش نویس ہندوستان کی خوش لکھے۔ وہ فرم لکھنے کے کمال
تھے اور ایک اصول دلی خوش نویس کی کہ وہی طرح نہ لکھے۔ اور کچھ تو یہ ہے
کہ بہت محنت اور مشقت وہ لوگ ایک دلی کی دشمنی کرکھی تھے۔ اس کا مشر
مشر محنت میں کاتب کو یہی کاتب کے کھنڈن میں نہیں کر سکتے۔

ان کی محنت کا ثمرانہ اس سے ہر گز ہے کہ حاکم لورڈا کے ایک وار لوہا

قرشاہی غلط نہ ہوگا۔ وہ جس دے ہیں۔ جس خاص مصلحت اور ہمت کا فن ہے وہیں کے جس وجہ سے ان نے آگے بڑھ کر اس کا شوق دلیا، ہر پہلی شاہ کو جب وہیں پہنچا تو انہوں نے اپنے مذاق اور اپنے خیال کے ایک خیال پر تیار کیا۔ اس کو دیکھتے ہی دیکھتے اس بات کا خاص شوق پیدا ہوا کہ عاشقانہ قصے جو ان دنوں پر لکے گئے صحت و عشق سے زیادہ وابستہ تھے اہل صورت میں دکھائے جائیں۔

چونکہ کاہرہ مکان دیکھ کے یہاں راجستھان سے جو مہارت نکلے گی کہاں دیکھتے تھے اور کہاں شاعر تھے اپنی اشد ہمتاں تھیں۔ جس میں ہندوؤں کی طرح لافیں مصلحتوں کے فارسی مذاق کا آمیزش اور چارہ فاضل انکساریاں لکھنا بھی ہے جس میں شاعر کی دکان کی طرح ہوشیاری کا گہرہ ہوگا، ایک ایک سیوا بھی شاعر کی قائم ہوگی اور دیکھتے ہی دیکھتے ان کا اس قدر دماغ بڑا ہوگا کہ وہ اپنے دماغ لڑائی کا بازار چندوں کے لئے سرور لگے، باب و ملت کے سوا اور بہت سے دکان سے نکلے جیسا کہ شاعر ہیں۔ جن میں اور شاعر کی چاہے گزرتی ہو مگر زبان فصاحت اور کلام کی دیوانی اور ہندو اہل مہارت کی زبان کا اس سرایت کوئی ہوتی تھی۔ اس سلسلہ نے ان کی اور فقیر کی مضبوط بنیاد دینا دیکھائی اور اگر چند روز اور شاہی کا دور چلا تو قریب چھ اہل ہندو خاص ہندوستانی ناکام ایک خاص صورت میں آکر تھے جو ان کو ان اور انھیں اور ہندوستانی شکل پر لے۔

مگر ایک جذبہ سوسائٹی کو میں ہیں پرانی موبیٹی گھر کی تھی ان کہیں میں ہندوستانی غرضی یا اہل موبیٹی کے حقوق سے شرفا کو بھر گئے اور بھرا کر ملے دے گئے ان کی طرف توجہ ہو کر اور ہر چیز پر ان کی شان و کھتی تھیں وہاں اس دور کا آزادی دکان میں ایک محدود رہ گئیں مگر ان وقت کے شہر میں اس مذاق کو اہل صورت میں دکھائے دیا ایک خاص گروہ پیدا کر دیا جن کو آج کل کی اصطلاح میں اور کار کا ہاتھ لگا کر زیادہ مناسب ہوگا۔ چاہے یہ ہوا کار چلے تو مجرب سوسائٹی کی قدردانی سے زبان اور میں تو کہتے جاتے تھے کہ اگر ان کا شہر اہل اور بچے کے بازار آزادی دکان میں رہ گیا۔ اس لئے وہ پہلے زبان چھوٹ گئی اور ہندو زبان میں انھوں نے اور ان کا دکان کی طرح نکلی۔

چاہے وہ اہل فقیر کے اور کاروں کے کھانے کے مسئلہ پر نہ کا سب سے بڑا سبب یہ ہے کہ ان میں سے کچھ دیکھنے والے نے انگریزی مذاق کے تھوڑے تھوڑے کئے جن میں کچھ یہ ہے کہ ان میں موبیٹی ہی تھا اور نہ صحیح ایک۔ مگر ان کی صفائی توجہ، علم نالہ اور ان کے کھانے پر ہندو نے چاہے ہندو اہل کا جو ایک بچے کی طرح اچھے بچے میں تھا ان کو گھوٹ دیا، اہل سوسائٹی کے رنگ انھوں کی نظریہ دیکھنے پر غرضت پر کچھ ہندو مذاق کو بھول گئے۔

پھر یہ ہے کہ ان کے تھوڑے ہندو مذاق کو ہر لحاظ فون و سرو کے آواز لگے نہیں پہنچا یا تھا انھیں پہنچا یا سب سے پہلے موبیٹی کا فن بھرا اور اس صنف کے بچے اہل فون کو اپنی دگر کے آوازوں میں پہنچا دیا۔ ان سے فریاد ہو کر ان کی چیزیں ہو گئی، اس کے بعد اس نے تمام ہندوستانی دھن کو بہت ہی اہل اور بچے کا اس خاصا نا پانہ اور اپنے شیخ پرانے کے

مصلحت کی شہرت و نامور کے باعث ہوئے۔ ان کے نام ہی میں ان کے آثار کی کثرت سے یہاں کے مطالعہ کرنا کہ پہلے پہل بہت سے لوگوں نے قرنی کی اور شہر سے مصلحتی رنگ میں بیچنا شروع کیا۔

جب مصلحتی رنگ بہت عام ہو گیا تو مصلحتی جھوٹے نام ایک مشہور مصلحتی رنگ کی اہل مذاق سے انھوں کی راجستھان کو لائے جس سے ہر دکان میں انھیں نے پتھر پر ایک اہل مذاق کے کام بہت اچھوتے چھوٹے بازار کے مطالعہ کے شروع ہوا اور انھیں اہل و اہل سب مصلحتوں کی ایک جنگ اختیار کر لی گئی۔ سب مصلحتی ہندو میں صاحب نے اس صورت قرنی کی کہ ان کے اپنے گھسے ہوئے قضا بہت سے مشہور غرضتوں میں نہیں پائے۔ چنانچہ ان کی انکا زبانت ایک معمولی گروہ ہوا دکان میں ہے جس کا یہاں نہیں کھی جاتی بلکہ مصلحتی میں صاحب میں جن کو پتھر پر انکساریاں لکھتے ہیں۔ تاثری دکان کی طرح کے اور اس کے خطی گروہ کے اندازہ فرما سکتے ہیں کہ مصلحتی کا فن مصلحتوں کی سیر و کمال کو کھینچ گیا ہے تو کہ ہندوستان کے اکثر شہروں میں مصلحتی رنگ مصلحتی کے ہیں۔ لیکن اس وقت تک اس دور کے مطالعہ کو یہ بات نہیں نصیب ہو سکی کہ ان کے مصلحتی مصلحتوں پر اہل گھسے کے چھاپے ہیں۔ لیکن آج تک مصلحتی رنگ محدود ہے مگر انھوں میں مصلحتی کی حالت خوب بڑھانے کے باعث مصلحتی مصلحتی کے اس کمال سے اس قدر کہ نہیں ملتا سنا۔ جس قدر کہ یہاں ہے۔

مصلحتی کی اہل انھیں
تا چھ کا اندازہ اگرچہ ہندو میں مصلحتی کے گروہ ہندو مردانہ سے ملنے نہ تھے۔ تا چھ کا اندازہ کے ساتھ مصلحتی کے اس فن کو لائی وہ ہے۔ ہر چیز ایک جنگ ہندوستان کے ہر شہر میں لکھنے لگے۔ مگر یہاں لکھنے والی انداز اور اہل مصلحتی میں پیدا ہوئی شاہی مصلحتی میں ہندو میں ہوں گی۔ مصلحتی کے ایک مشہور غرضت کو گروہ نے مصلحتی کے گروہ میں اس کا یہ عالم تھا کہ ایک مصلحتی کو گروہ میں ایک ہی مصلحتی کو لائی تھی کہ ان کی کو مصلحتی میں تھے۔ ہر گروہ مصلحتی مصلحتی اور صاحب کا لکھنے دیکھنا یہاں سے تھوڑے مصلحتی میں تھا۔ ایک مصلحتی دکان کو لکھنے لکھنے لکھتے تھے۔

مصلحتی کی اندازہ اگرچہ ہندو میں مصلحتی کے گروہ ہندو مردانہ سے ملنے نہ تھے۔ تا چھ کا اندازہ کے ساتھ مصلحتی کے اس فن کو لائی وہ ہے۔ ہر چیز ایک جنگ ہندوستان کے ہر شہر میں لکھنے لگے۔ مگر یہاں لکھنے والی انداز اور اہل مصلحتی میں پیدا ہوئی شاہی مصلحتی میں ہندو میں ہوں گی۔ مصلحتی کے ایک مشہور غرضت کو گروہ نے مصلحتی کے گروہ میں اس کا یہ عالم تھا کہ ایک مصلحتی کو گروہ میں ایک ہی مصلحتی کو لائی تھی کہ ان کی کو مصلحتی میں تھے۔ ہر گروہ مصلحتی مصلحتی اور صاحب کا لکھنے دیکھنا یہاں سے تھوڑے مصلحتی میں تھا۔ ایک مصلحتی دکان کو لکھنے لکھنے لکھتے تھے۔

مصلحتی کی اندازہ اگرچہ ہندو میں مصلحتی کے گروہ ہندو مردانہ سے ملنے نہ تھے۔ تا چھ کا اندازہ کے ساتھ مصلحتی کے اس فن کو لائی وہ ہے۔ ہر چیز ایک جنگ ہندوستان کے ہر شہر میں لکھنے لگے۔ مگر یہاں لکھنے والی انداز اور اہل مصلحتی میں پیدا ہوئی شاہی مصلحتی میں ہندو میں ہوں گی۔ مصلحتی کے ایک مشہور غرضت کو گروہ نے مصلحتی کے گروہ میں اس کا یہ عالم تھا کہ ایک مصلحتی کو گروہ میں ایک ہی مصلحتی کو لائی تھی کہ ان کی کو مصلحتی میں تھے۔ ہر گروہ مصلحتی مصلحتی اور صاحب کا لکھنے دیکھنا یہاں سے تھوڑے مصلحتی میں تھا۔ ایک مصلحتی دکان کو لکھنے لکھنے لکھتے تھے۔

تک فوت پہاڑ کو کہتی ہے۔ حدوت مغربی میں دریا کے اٹل تریا جیلے کے درمیں اور صوبہ سندھ میں کراچی کے طرف سے فوت کا کنہ یا جانائی الی مصر میں تیزابی سواہی میں فوت کو کہا کرتے فوت پر جانے والوں کے لئے کوئی بندھ بھانسی کیا جاتا جس کے نوٹے پر بڑے طعش و چہان کوئی بڑا دریا میں چکا ہر نکتہ ہے یہی اس قدر بھلا کا کہ یہی وہی اس بھٹوں میں اس جگہ مہول ہے کہ جس وقت منہ شخص کے ان خدائی یا کوئی خوشی کی قریب پرک ہے تو اس کے منہ سے یہ بھی میں زبان کوڑا کر کے اور سر کا کڑ سے اور پی دلیر سے متلہ کے کاٹل طرہ پر ایک پسند فوت خانہ خزا دریا جاتا ہے۔

یہ حق بات ہے بھٹوں کے مشرقی قدوں کی ایک آفری جھلک اس کے جہم میں پس منظر میں بھٹوں کے شہر کا شاندار نقشوں کے ساتھ کری گئے اور سہ کار نامہ ان کے من اور کام کی اس حکیم شاندار کسود میں ہی بہتر طریق سے بکھری گئے۔

روشنی کو کہ جاتی تھی۔ وہاں سے ہر گز ان کی طرف سے گھڑی میں بھی کیا ہر خوب میں اس کو آہر پہلے چتا چھوڑیں کھیری برات میں دو طرفہ چکر چھانٹے ملے جہاں کے آگے آگے جرتے تھے۔ اور اس میں کھیری واپس جاتا تھا اور اس میں تمام تھری پر تمام جوتا تھا۔ وہی چکر چھانٹے وہاں سے جہاں سے بھٹوں سے ایک کہیں بھی میں گئے۔ جس قدر کہ وہی اور یہی کو کوشش و محنت میں کچھ مشاغل کے ساتھ اہل بھٹوں کو کرتے ہیں اور کس مقام کے دور میں چکر کو لڑتے ہیں اور کتنے دن کے کھلا اور من کا اندازہ اس قدر ہوتا ہے کہ جب کوئی طوفان سے تھکے اور دریا دھکا مانتے۔ ہر گز اور دریا والی فوت میں یہیوں کے بلوس اور طعش کے ساتھ فوت بہت لڑا لڑا تھے حق۔ نہاگ تاج اور اس کے جہم کے آگے آگے واپس میں فوت بھی جاتی تھی۔ وہاں میں غریب آئے دلا کر وہاں ہی فک متلہ اور لچے کے اعتبار کے ملے خود مشور سے فوت بھرا جاتا تھا۔ بھٹوں کے قریب جاتے ہیں جہاں آباد کراچ کے اس کے قریب ایک پہاڑ کا یہ فوت بھرا جاتی تھی اور جاتے ہیں جہاں آباد کراچ کے اس کے قریب ایک پہاڑ کا یہ فوت بھرا جاتی تھی اور

روشنی کا بھل کا ایک اردو شہر سندھ

مسلم شخصیات کا

السا تیکلو پیڈیا

(اگرچہ اسم کے آئینہ میں)

مؤلف

ایم۔ ایس ناز

اس وقت تک اسے روشن سلسلے کے شے اقل

شائع ہو چکی ہیں!

ہر ماہ کے دستے ہر ایک کو اپنے قریبی بکٹالہ ہاگ

سے طلب کرے۔ قیمت ہر قسط تین روپے

اردو شہر کا ایک مشہور تاریخی و ادبی سلسلہ

اردو شہر کی داستان

مؤلف: السامحید

اردو شہر کی مکمل تاریخ جاننے کے لیے اس تاریخی

علمی و ادبی سلسلے کا مطالعہ بے حد ضروری ہے۔

اردو ادب کے طلباء کے لیے

ایک نایاب حوالہ جاتی و مطالعاتی سلسلہ

اس وقت تک اس قسط وار ادبی سلسلے کی ۹ قسط

شائع ہو چکی ہیں!

ہر ماہ کی ۳۰ تاریخ کو اپنے قریبی بکٹالہ ہاگ

طلب فرمائیں!

قیمت ہر قسط تین روپے

مطبوعات شیخ غلام علی

ادبی مارکیٹ، چوک انارکلی، لاہور

